سوال

(396) بدعتی شخص کی امامت کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بدعتی عالم امام کے پیچھے اقتدا کرنا خصوصاً صلوات خمسہ میں کوئی حرج ہے یا نہیں علی ہذاالقیاس وعظ وپند اگر بدعتی عالم کا استماع میں لادین تو کیا مضائقہ کی بات ہے ممکن ہے کہ سامعین جو باتیں کہ وعظ کے اندر خلاف کتاب وسنت رسول کے ہوں خیال میں نہ لاویں بقیہ باتیں خیال میں لاویں، ورنہ سامعین بدعتی ہوں گے (مرشد) تعجب ہے کہ مومنی کے اندر تفرقہ ڈالنا اور ثواب سے ایسی خیر وبرکت کی چیزوں سے محروم رکھنا ہمارے نزدیک مقولہ سے خصم کی نفسانیت صادر ہوتی ہے یا نہیں اس وہ سے کہ بغیر خوض وفکر کے کسی بدعتی بنا دینا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس وقت کہ دستار فضیلت کا فرق مبارک پر رکھا گیا ہوگا من جانب اللہ کلید سقر کی ان کے ید مبارک میں دے دی گئی ہوگی پس اختیار ہے جسے چاہنا دوزخ کے دخول کا حکم دے دینا بھلا غور توکیجیے کہ لفظ بدعت کا کسی کی شان میں نہ نکالنا گویا اس کے دوزخی ہونے کا ثبوت کرنا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ بدعتی عالم امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے یا نہیں۔ اور وعظ وپند میں ہوں گے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہوکہ بموجب حدیث شریف کے بدعتی کو قصداًامام بنانا نہیں چاہیے بلکہ اپنے میں سے جو اچھا شخص ہو اس کو امام بنانا چاہیے

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا ائمتکم خیارکم فاِنہم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم رواہ الدارقطنی ہکذا فی المنتقی

اور بوقت ضرورت اگر بدعتی کے پیچھے نماز پڑھ لے تو جائز ہے۔ مثلاً وہ حاکم یا رئیس ہے اور اگر اس کا خلاف کرتے ہیں تو فتنہ اور فساد زیادہ ہو جاتا ہے جیسا کہ صحیح بخاری کے باب امامة المفتون والمبتدع میں مذکور ہے کہ لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا۔

انک امام عامة ونزل بک ماتری ویصلی لنا امام فتنہ ونتحرج

''یعنی آپ امام عامہ ہیں اور آپ پر جو مصیبت نازل ہوئی ہے اسے آپ دیکھ رہے ہیں اور ہم کو امام فتنہ نماز پڑھاتا ہے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے کو ہم گناہ سمجھتے ہیں۔''

اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

الصلوة احسن مایعمل الناس فإذا احسن الناس فاحسن معھم

''یعنی لوگوں کے سب عملوں سے اچھا عمل نماز ہے جب لوگ نماز پڑھیں تو ان کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرو۔''

یہ اس لیے فرمایا تاکہ فتنہ زیادہ نہ ہو پس جب ایسا موقع ہو تو بدعتی کے پیچھے اگر نماز پڑھ لیں تو درست ہے اور ایسی حالت پر یہ حدیث محمول ہے۔

الصلوة المکتوبة واجبة خلف کل مسلم براکان اوفاجراً

''یعنی ضرورت کے وقت فاجر کے پیچھے نماز واجب ہو جاتی ہے۔''

وعظ کے سننے اور سنانے کا فائدہ یہی ہے کہ ہدایت ہو لوگ شرک و بدعت اور معاصی سے بچیں توحید و اتباع سنت کو لازم پکڑیں اور ظاہر ہے کہ بدعتی مولویوں کے وعظ سے بجائے ہدایت کے گمراہی پھیلتی ہے ان کے بدعتی وعظ سے لوگ گمراہ ہوتے ہیں بدعت میں بتلا ہوتے ہیں۔ سنت کو چھوڑتے ہیں اور طرح طرح کی خرابیاں ہوتی ہیں۔ کما لا یخفی۔ رہا یہ خیال کہ ''بدعتی مولویوں کے وعظ کے اندر جو باتیں خلاف قرآن و حدیث ہوں ان کو سامعین خیال میں نہ لاویں اور باقی باتوں کو لا میں لاویں، صحیح نہیں کیونکہ ہر شخص کو اس کی تمیز نہیں کہ کون سی بات قرآن و حدیث کے خلاف ہے اور کون موافق اور جس کو اس کی تمیز ہو اسے خلاف اور ناحق اور منکر باتوں کو سن کر انکار کرنا چاہیے ہاتھ سے یا زبان سے یا دل سے ہاتھ اور زبان سے انکار کی یہی صورت ہے کہ اس بدعتی واعظ کو بدعتی وعظ سے روکے اور دل سے انکار کی یہ صورت ہے کہ اس کی مجلس وعظ میں شریک نہ ہو الحاصل بدعتی مولویوں کا بدعی وعظ سننا نہیں چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (سید محمد نذیر حسین)

ھوالموفق: ...ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث مذکور جو دار قطنی سے منقول ہوئی ہے وہ ضعیف ہے مگر اس کی تائید انس رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے ہوتی ہے۔

عن انس بن مالک قال کان رجل من الانصار یؤمھم فی مسجد قباء الحدیث وفیہ وکانوا یرونہ افضلھم وکرھوا ان یؤمھم غیرہ الخ (اخرجہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب من ہذا الوجہ من حدیث عبید اللہ بن عمر عن ثابت البنانی) (جامع ترمذی صفحہ ۴۱۲) (کتبہ محمد عبد الرحمن المبارکفوری عفا اللہ عنہ، فتاویٰ نذیریہ جلد نمبر ۱ ص ۲۳۹)

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1 ص 199-200

محدث فتویٰ